کامل راحت تعلق باللہ میں ہے

(فرمودہ ۱۶- نومبر ۱۹۲۱ء) ؎۱

خطبہ مسنونہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فرمایا :

انسانی پیدائش میں اللہ تعالیٰ نے ایسے اسرار مخفی رکھے ہیں جن سے اس کی ذات کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ ان اسرار میں سے ایک سرو ہ اُنس اور محبت ہے جو انسان کے دل میں اللہ تعالیٰ نے ودیعت کیا۔ خواہ کوئی کتنا ہی سنگدل انسان ہو پھر بھی اس کے دل میں محبت مخفی ہوتی ہے۔ ڈاکوؤں اور قاتلوں اور ظالم بادشاہوں کو بھی دیکھا گیا ہے ان کو بھی بعض وجودوں سے محبت ہوتی ہے۔ یہ محبت انسانی قلب میں پیدا کر کے خدا تعالیٰ نے انسان کی توجہ اپنی طرف پھیر دی ہے اور انسان کے دل میں آگ لگا دی ہے تاکہ اس کو معلوم ہو کہ اسکی عین راحت خدا تعالیٰ میں ہے۔

عورت کے دل میں مرد کی اور مرد کے دل میں عورت کی اور اولاد کی تڑپ اور محبت رکھی گئی ہے وہ ان محبتوں کو چکھتا اور مسرور ہوتا ہے۔ لیکن ان محبتوں سے لذت یاب ہو کر اس کے دل میں ایک اور آگ لگتی ہے۔ جیسے کہ پھوڑے پر کھجلی ہوتی ہے انسان کھجلاتا ہے اور اسے کھجلانے میں اس کو ایک مزا آتا ہے لیکن وہ محسوس کرتا ہے کہ میرا پھوڑا اچھا ہو رہا ہے اور اس وقت اندازہ کرتا ہے کہ جب میرا پھوڑا بالکل ہی اچھا ہو جائے گا تو مجھ کو کتنی راحت ہو گی۔ مگر یہ کھجلی ہی اس کی اس انتہائی خوشی کا موجب نہیں ہوتی۔

اسی طرح انسان کے دل میں جو محبت ہے وہ جن چیزوں سے محبت کرتا ہے اس میں اس کو محسوس ہوتا ہے کہ میری راحت مکمل نہیں۔ وہ بیوی سے محبت کرتا ہے، اولاد سے محبت کرتا

ہے لیکن اس محبت سے اس کو کامل خوشی نہیں ملتی بلکہ ان راحتوں کے باوجود اس کا دل محسوس کررہا ہوتا ہے کہ ابھی میری راحت میں کمی ہے اور میری راحت ان چیزوں کے علاوہ کسی اور چیز میں ہے کیونکہ محبتوں کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی راحت اس خارش کے مشابہ ہوتی ہے جو پھوڑے پر ہوتی ہے اور اس سے ایک راحت ہوتی ہے۔ ان راحتوں کے باوجود اگر وہ راحت نہ ملے تو یہ تمام راحتیں اکارت ہوتی ہیں۔

غرض یہ تمام تعلقات اس لئے ہیں کہ انسان کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف پھرے اور اسی لئے نکاح کے معاملہ میں تقویٰ اللہ کی طرف توجہ دلائی جس میں بتایا کہ تم اس پاگل کی طرح نہ ہونا جو پھوڑے کا علاج اس لئے نہ کرے کہ اس کو کھجلانے میں ایک راحت ملتی ہے کیونکہ اصل راحت اس کھجلی میں نہیں جو پھوڑے پر ہوتی ہے بلکہ کامل صحت میں ہے جو اس کے بعد ہے۔ اس لئے انسان کو خواہ کس قدر بھی سامان راحت حاصل ہوں اس کی راحت مکمل نہیں ہو سکتی جب تک اس کا خدا تعالیٰ سے تعلق نہ ہو۔

میاں بیوی کے تعلقات پھوڑے کو سہلانے کے مشابہ ہیں ان میں راحت ہوتی ہے مگر باوجود اس راحت کے انسان محسوس کرتا ہے کہ مجھ کو کامل راحت نہیں کیونکہ جہاں اس کو ان تعلقات میں راحت ہوتی ہے وہاں اس کے ذمہ بہت سے فرائض بھی لگ جاتے ہیں۔ بچے راحت کا موجب ہوتے ہیں لیکن اگر بیمار ہوں تو ان کی دوا اور تیمارداری کی فکر، ان کے کھانے پینے کی فکر اور ان کی تعلیم کی دقتیں، ان کی تربیت کا خیال غرض گوناگوں دقتیں اور تکلیفیں ایک راحت کے مقابلہ میں ہوتی ہیں۔ بیوی سے راحت ہوتی ہے مگر اس کے حقوق کا بار بھی انسان پر پڑ جاتا ہے اس حالت میں اس کی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف پھرتی ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ میری کامل راحت تو خدا تعالیٰ میں ہے اور یہ تعلقات خدا کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہوتے ہیں۔ ان ہی تعلقات میں پھنس جانا اور ان ہی میں اپنی راحت کو محدود اور منحصر سمجھتے رہنا غلطی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے بار بار فرمایا۔ اِتَّقُوا اللّٰہَ۔ اِتَّقُوا اللّٰہَ۔ اِتَّقُوا اللّٰہَ۔[۲] اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ان ہی تعلقات میں نہ پڑے رہو بلکہ اپنی کامل راحت یعنی خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔

(الفضل ۱۶۔ جنوری ۱۹۲۲ء صفحہ ۶، ۷)

[۱] فریقین کا الفضل سے تعین نہیں ہو سکا۔